جمہوریت کا مستقبل

سب سے پہلے جمہوریت کا آغاز امریکہ نے کیا جس کو سب سے پہلے بننے والی جمہوریت کا نام دیا گیا۔ جمہوریت اردو زبان کا لفظ ہے جس کے معنی یوں ہے کہ سب کو حق ہے ہر چیز کا اور ہر طور سے آگے بڑھنے کا۔ اس میں طرح طرح کے قوانین ہوتے ہیں اور طرح طرح سے لاگو کیا جاتا ہے۔ جمہوریت ایک ایسا لفظ ہے جس سے پورے ہندوستان نہیں بلکہ پورا جہاں یا پورا ملک اس کو مانتا ہے اور ہر ملک میں طرح طرح سے اس کا آغاز ہوا ہے۔

جمہوریت میں سب سے زیادہ تین چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے جس سے وہ آگے بڑھ سکتی ہے۔ مثال کے طور پر قانون کو بنانے والا، دوسرے ہوتے ہیں قانون کو لاگو کرنے والا اور تیسرے اس کے بناتے ہوئے قوانین کو حل کرنے کے لئے۔ جو کہ امریکہ کے سب سے پہلے جمہوریت سے آتا آرہا ہے۔ ہر ملک میں ہر کسی کے لئے یہ قانون بناتے جاتے ہیں یہ نہیں کہ ہر کسی کے لئے الگ الگ قانون بناتے جاتے سب کے لئے ایک ہی قانون بناتے ہیں ایک ہی طرح سے لاگو کرتے ہیں اور ایک ہی طرح سے اس کو حل کیا جاتا ہے اور حل کرنے کے لئے کورٹ کا رکھا گیا ہے جو اس کو حل

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

کرے ۔ ہمارے اس ہندوستان میں کورٹ جیسے سپریم کورٹ جو پورے ملک کے لئے ہوتا ہے اور دوسرا جو ریاست کے لئے ہوتا ہے۔

اگر ہم اس جمہوریت کے مستقبل کے بارے میں خیال کریں تو سب سے پہلے ہمارے دماغ میں حال کا سوال کھڑا ہوتا جو ہر طرح سے ہمیں کمزور کر رہا ہے۔ اور ہمیں آگے بڑھنے کے لئے روک رہا ہے۔ جو ہمارے مستقبل کے لئے بہت ہی دردناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ہمیں اس جمہوریت کو مد نظر رکھتے ہوئے بڑی چاہیے اس جمہوریت کو قائم رہنے کے لئے سب سے زیادہ اہم رول تو رہنماؤں کا ہوتا ہے جو کہ آج ہمارے لئے ڈھونڈنا مشکل اور حاجت مند ہو گیا ہے۔ اس کے اس دور حاضر کو مد نظر رکھیں تو ہمارے مستقبل کی جمہوریت کے لئے طرح طرح کے سوال کھڑے ہو رہے ہیں۔ جو ہمارے اس مسئلہ کو آگے نہیں بڑھنے دے رہی ہے۔ اور اس کے جواب کو محفوظ رکھنا بھی مشکل ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے یہ جمہوریت کے مستقبل کا حال اور دور حاضر کو دیکھ کر اگر جانیں تو ہمارے جمہوریت کا دامن داغ میں لگ سکتا ہے۔

{ یوں ہو جمہوریت تو مہمان جیسی
اگر قائم رکھنا ہے اس کو پہلے ہندوستان جیسی }

اگر ہم اس جمہوریت کی بات کریں تو پہلے ہمیں اپنے ملک ہندوستان سے کرنی چاہیے جو ہر طرح سے اس کو فاتح دیکھنے میں ناکام اور ناکارہ ہو جاتا اور ہو گیا ہے اگر ہندوستان میں پہلے جیسے آزادی کے وقت جب گاندھی جی نے ایک اپنا ہتھیار استعمال کیا گیا جو کہ نہ صرف جمہوریت کو بلکہ جمہوریت کے سب باشندوں کو فائدہ مند اور خدمت گار بنا دیا تھا۔ اس جمہوریت ہندوستان کو انگریزوں کو چھوڑنے اور ان کو یہاں سے بھگانے کے لئے اتفاق اور طاقت کا استعمال کیا تھا۔ اور ہر طرح سے رہنماؤں نے جو اچھی سوچ رکھ کر اور قدم قدم ہر ایک ہی ایک مل کر سب لوگوں کو ایک آرام دہ اور امن و چین والی زندگی دی تھی لیکن اگر دور حاضر پر نظر ڈالیں تو ہماری اس ہندوستان میں سب سے زیادہ کمی جو بھی نہ پوری ہو سکتی اور نہ ہی اس جمہوریت کے مستقبل کو بچا سکتی۔ وہ ہے رہنماؤں کی کمی نہ صرف بلکہ لوگوں میں ہر طرح سے جمہوریت و اتفاق کو وسط سے توڑ دیا ہے اور اس کے جسم کو کمزور اور ناکام بنا دیا ہے۔ دور حاضر ہی ایک وجہ ہے جس سے مستقبل کا راستہ مشکل اور نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ لوگ ہر طرح سے پیچھے ہوتے جا رہے ہیں اور ہر طرح سے ناکارہ اور ان کو ان کے حق نہ دینے پر جمہوریت کے رہنما ہی ہوتے ہیں ناکارہ اور ناکام۔

ہر جمہوریت میں سب سے پہلے دیکھا جانے والا لفظ اور الفاظ وہ ہیں اتفاق اور برابری۔ جو اگر ہندوستان کے کسی بھی کونے میں نظر نہیں آ رہی ہے۔ جسکا نتیجہ بھی ہے۔ آنے سے لوگ ناکارہ اور نامراد ہوکر اس کے جال میں پھنستے جاتے ہیں۔ جو جمہوریت کے لئے آنے والے مستقبل میں نقصان دہ ہوگا۔ اس دور حاضر میں لوگ ہمارے مسئلوں سے باہر ہوکر طرح طرح کے بڑے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں جو نہ صرف اس کو بلکہ پورے معاشرے کو تباہ و برباد کر دیا ہے اگر اس جمہوریت کو قائم رکھنا ہے تو ہمیں سب سے زیادہ خیال لوگوں کی حاجت پر اور اس کی پریشانیوں پر غور کرنا ہوگا۔ اور اس سے بھی زیادہ جو اہم تر ہتھیار ہے وہ ہے اتفاق جو ہمارے لئے اس دور حاضر میں ضرورت ہو چکا ہے۔ دور حاضر کی سب ناکامی اور کام آنے والے جمہوریت کے مستقبل کے لئے مشکل اور ایک بڑا رکاوٹ بن سکتی ہے۔

اگر ہم ہندوستان سے باہر کسی ملک میں اسی حالت کو دیکھتے ہیں تو سب سے پہلے ہمارے اس ملک کے بارے میں سوال کھڑا ہوتا ہے۔ جو آج بھی ہمارے لئے ایک مشکل اور نافہمند ہو گیا ہے۔ اگر ہم باہر کے ملک کی بات کریں تو حال میں فلسطین کی جمہوریت اور اچھے ~~رہنما~~ رہنما نہ ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ

طرح طرح کے عذاب اور خلاف ات ہو رہے ہیں اور ہزاروں بچے اور بچیاں اس میں مرتے جا رہے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا وجہ وہاں کی جمہوریت جو ہے ہمارے لئے مشکل ہوتا ہے۔ جو ان کے لئے برابری اور سامان نہ ہونے کی وجہ سے اپنے لوگوں کو ان کے حقوق دینے میں ناکام اور ناکارہ ہو گئے ہے جو ہو رہے فلسطین کے لوگوں کے لئے ہر طرح سے رکاوٹ ہے۔ اس جمہوریت کے ختم ہونے کی وجہ سے چھوٹے سے بڑے معاشرتی اس میں گرفتار ہو کر اس جانشین دے رہیں ہیں اور خون لدے لد ہو رہے ہیں اور لوگ ہر طرح سے کمزور ہو گئے ہیں۔

{ امن یوں ہونا چاہیے اگر قائم رکھنا جمہوریت کے مستقبل کو }
{ یوں ضرورت ہوتی رہنماؤں کی اگر ابھرانا ہے ہر کل کو }

اس کے اشعار سے یہی پتا چلا جو دور حاضر میں امن و چین اور اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے لوگ دور ہو گئے ہیں۔ یہ جمہوریت کے مستقبل کے لئے ہر طرح سے ناکارہ ہو سکتا ہے۔ امن اور اتفاق ہی ایسے ہتھیار ہیں جو اس جمہوریت کے مستقبل کو آگے بڑھانے اور اس کے دور نشانی کو مٹانے کے لیے ایک اہم رول ادا کر سکتے ہیں۔ اس کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں سب سے زیادہ ضرورت اور جاجب ہمارے لیڈر اور رہنماؤں کی ہوتی چاہیے جو ہر طرح

لوگوں اور امن ملک کے معاشرتی کو جوڑنے اور قانونوں کے خلاف
کرنے سے دور سکیں۔ ان کا امن جمہوریت اور قائم اور دائم
رکھنے کے لئے ایک اہم رول ہے جو نہ صرف ایک لیڈر کے لئے ہے
بلکہ پورے معاشرتی کو امن کے لئے مل جل کر رہنا ہوگا۔ امن جمہوریت
کو ہمیشہ بڑھانے کے لئے اور لوگوں کو ہر طرح سے ظلم سے بچانے
کے لئے ملک کے لوگوں نے ہزاروں لڑائیاں لڑی ہیں اور جانیں
قربان کرکے امن کو حاصل کیا ہے جو نہ صرف ان کے لئے تھی بلکہ آنے
والی ہر نسل اور کے لئے تھی۔ اور ہر مستقبل کو آسان کرنے کے لئے
امن کا قائم و دائم ضروری ہوگا۔ یہ ہر لیڈر کے دل میں اور ہر
معاشرتی کے ذہن میں مستقبل کا خیال ہونا ضروری ہے۔ امن کے
اس دور حاضر میں لوگ صرف ایک ہی چیز پر غور و فکر کر رہے ہیں
وہ ہے جنگ جو نہ صرف ایک قبیلہ یا ایک ملک کے لئے نقصان دہ
ہے بلکہ پورے ملکوں کے رہنے والے کے لئے اور ہر چھوٹے بڑوں کے
لئے ایک رکاوٹ بن سکتی اور آنے والی جمہوریت کے مستقبل کو
مشکل بنا سکتا ہے۔ امن جمہوریت کے نام کو قائم و دائم رکھنے کے
لئے جنگ کو ہر طرح سے لوگوں سے دور رکھنا ہوگا۔ اور ان کو
امن میں شریک ہونے سے بچا سکتے ہیں۔ دور حاضر کو بڑھا کر کے امن
جمہوریت کے مستقبل کا ایک نئے روپ اور خیال سے استقبال کر سکتے ہیں
جو ہر طرح سے ہم سے دور ہو گیا ہے۔

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

62 nd Kerala School Kalolsavam, January 4 to 8, 2024, Kollam

Item Code: 949 Participant Code: 109

دورِ حاضر ایک بڑا مسئلہ ہے جو کہ ہمارا اس ہندوستان
کی جمہوریت کو نہ صرف بلکہ پورے ملکوں کے مستقبل کو داؤ میں لگا
سکتا ہے۔ سب سے زیادہ نقصان اس ٹیکنالوجی کی وجہ سے ہے
جو ہمیں ہر طرح سے جوڑ دیتی ہے ریاستی، مذہبی، طرح طرح کے بیت
و باتوں سے ہمیں رکاوٹ ڈال رہی ہے۔ ہمیں اس کو قابو و داغ رکھنے
کے لئے اس ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے نقصان کو روکنا ہو گیا۔
جو کہ نہ صرف مشکل بلکہ جانوں کو اس سے بار بار نقصان ہے۔
یہ کہا جاتا ہے پہلے جنگ یا لڑائی صرف بات چیت یا پھر تلواروں
یا پھر بندوق سے ہوتی تھی بلکہ 21 کا اس دور حاضر کی جنگ
بڑے بڑے میزائلوں اور بڑے بڑے ہائیڈروجن بموں سے
ہوگی جو کہ نہ زمین کے کسی کونے میں ہوگی بلکہ آسمان پر ہونے
والی جنگ ہے۔ جو ہر طرح سے مستقبل کی جمہوریت کو اور لوگوں
کے رہن سہن کے طور طریقہ کو ہر طرح سے تبدیل کر سکتی ہے۔ پہلی
جنگ جو 1914 میں ہوتی تھی وہ صرف بندوق سے ہوتا تھا لیکن جنگ ثانی
جب ہوتی تھی تو ... اس میں بموں کا استعمال کیا گیا جو 1945 میں ہیروشیما
اور ناگاساکی جیسے ملک میں ڈال کر لوگوں کے آنے والے مستقبل کو اور
رہنے سہنے کے طریقہ کو ختم کر دیا تھا۔ اور وہاں کے پیدا ہونے والے بچے آج
بھی اس کے اس اثر کا سامنا کر رہے ہیں۔ اور راستہ نہ ملنے پر مر رہے
ہیں۔ اس طرح ہر گوشہ میں بہرے ہو رہے ہیں۔

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

Item Code: 949 Participant Code: 109

اگر فنکشنل ڈالیں دور حاضر پر اسی طرح سے
ناکارہ ہوگئے ہیں جیسا اس سے کس طرح سے

اس اشعار سے ثابت ہوتا ہے آج جو دور حاضر چل رہا ہے اسی طرح اگر چلتا ہے تو ہمارا جمہوریت کا مستقبل داؤ پر لگ سکتا ہے۔ اس کے نتائج و واقع میں بڑا مشکل ہوگا۔ جو آج ہمارے لئے رونا ایک طرح سے نقصان دہ ہو سکتا ہے؟ ہر ملک میں طرح طرح کے قانون اور طرح طرح سے لاگو کرنے کا طریقہ ہوتا ہے۔ جو وہ بھی لوگوں کے لئے ہر ایک بوجھ ہو سکتا ہے۔ پڑھے بڑے بڑے یہ اپنے کام سے کام مطلب رکھ کر اور اپنی جگہ کا غلط استعمال کر کے لوگوں کے لئے ہر طرح سے مصائب بن جاتے ہیں۔ جو کہ نہ صرف لوگوں کو آگے بڑھنے سے روکتی ہے بلکہ پوری جمہوریت کو آگے بڑھنے سے روکتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنے والا مستقبل بہت ہی مشکل اور مصائب والا بن سکتا ہے اور لوگوں کی خاموشیوں کو اور ان کے حقوق نہ دینے پر حکومت کے ناکام ہونے سے جمہوریت پارہ پارہ اور پوری طرح سے اثر پڑتا ہے اور اس کے قانون واقعی راستے پر رکاوٹ بن جاتی ہے۔ پہلے کے حالات کو صدیوں نظر رکھتے ہوئے آج کے حالات میں آسمان زمین کا فرق ہو گیا ہے۔ جہاں ایک بات کرنے کے لئے خط پھر لکھنا پڑھنا ہے لیکن آج کے دور میں ایک سیکنڈ میں پوری بات کہہ سکتے ہیں؟

(Note: This page will be scanned to publish the article in schoolwiki. So, Write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf).

جمہوریت کے نام کو زندہ رکھنا اور مستقبل کے راستوں کو اگر صاف رکھنا ہے تو دور حاضر کے برے کاموں اور مصیبتوں کو روکنا ہوگا اور امن پر زیادہ سے زیادہ غور کرنا ہوگا۔ تب جا کے امن کے آنے والے وقت میں ایک آسان اور سب جگہ بن سکتا ہے۔ پہلے جب گاندھی جی، جواہر لال نہرو ایک رہنما ہوتے تھے تو سب سے زیادہ وہ امن و چین کو ترجیح دیتے تھے اور ظلم و ستم اور شور و شرابے کو دور رکھ کر لوگوں کے لئے آسانیاں اور سپنے بنا دیے ہیں۔

لیکن آج کے رہنما صرف اپنی کرسی اور اپنی جگہ کا غلط فائدہ اٹھا کر اپنے معاشرے کو ہر طرح سے مصائب میں ڈال کر ان کی زندگی کو بےچینی اور مشکل دیتا ہے۔ جو نہ صرف ایک ملک کی فائدہ مند چیز ہے بلکہ قانون اور جمہوریت کو قائم رکھنے کے لئے ایک اہم رول ادا کرتے ہیں۔ جس سے پورے ماحول میں خوشی اور سلامتی چھا جاتی ہے۔ لوگ اتفاق اور امن و چین سے رہ کر پورے ملک کو سرسبز کر سکتے ہیں۔ اور ہمیشہ اپنی جمہوریت کو ظالموں سے بچا سکتے ہیں۔ اور امن کی نشانی آخری دم تک کر کے قائم کر سکتے ہیں۔ امن سے ثابت ہوا ہے جو جو سب سے زیادہ ایک ملک کی ترقی اور ملک کی مشکل کو دور کر سکتا ہے۔ وہ ہے بڑے بڑے رہنما جو لوگوں نے خود چن کر منتخب کر دیے ہیں ان کو اس کا خیال رکھ کر ہر محفل کو آگے بڑھانا ہوگا۔

اس سب سے یہی ثابت ہوا کہ ماضی اور حال کے حالات
کو اگر سمجھ کر اور اس کے مصائب و نقصانات کو سمجھ گئے تو
ہمارے لئے آنے والا مستقبل اور جمہوریت کا مستقبل آباد اور فائدہ
مند ہو سکتا ہے۔ اس جنگ اور مزاحمتوں کی دنیا کو اپنے خیال میں
رکھ کر امن و چین کے ہتھیاروں کا استعمال کر کے آگے بڑھنا چاہئے۔
اور میرے خیال سے سب سے زیادہ اچھا اور بہتر ہتھیار جو امن اور چین
اور جمہوریت کو آگے قائم رکھنے میں مدد کر سکتا ہے وہ ہے لوگوں
کے ہر طرح سے رہنے میں اتفاق اور بھائی چارگی۔ اس سے نہ ہی
صرف جمہوریت کو فائدہ ہوگا بلکہ لوگوں کے مصائب بھی آسانی سے دور
ہو جائیں گے۔ اس انشا سے ثابت ہوا۔

بھائی چارگی، اتفاق بنے گا تمہارا سہارا
قائم کرو جمہوریت کو یہ ہر طرح سے پاسبان ہے تمہارا

جمہوریت کا مستقبل صرف اور صرف اتفاق اور بھائی چارگی
کے اوپر مناسب ہے، نہ ہی جنگ اور شور و غور۔